مطالعہ کی میز پر

تبصرہ کتب

تبصرہ نگار

محمد رمضان یوسف سلفی

لقب اہل حدیث

غازی اسلام رانا محمد شفیق خاں پسروری جماعت اہل حدیث کے نامور عالم دین مناظر اہل حدیث حضرت مولانا محمد رفیق خاں پسروری رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادہ گرامی قدر ہیں۔آپ بلند پایہ خطیب' شعلہ بیان مقرر صاحب طرز ادیب' معروف مصنف' کالم نگار اور محقق ہیں۔جماعتی حلقوں میں علمی و تصنیفی حوالے سے ان کو قدر و منزلت کا مقام حاصل ہے۔آپ 12 ستمبر 1962ء کو پسرور (ضلع سیالکوٹ) میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم گھر میں اپنے والد گرامی مولانا محمد رفیق خاں پسروری سے حاصل کی۔اس کے بعد جامعہ علمیہ سرگودھا اور جامعہ رحمانیہ گوجرانوالہ میں زیر تعلیم رہے۔اور آخر میں جامعہ ستاریہ کراچی سے صحیح بخاری شریف پڑھ کر درس نظامی کی تکمیل کی اور سند فراغت حاصل کی۔اس کے بعد کراچی یونیورسٹی سے ایم اے عربی اور پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات کیا۔تحصیل علم کے بعد وہ ایک عرصے تک شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ بطور معاون علمی و تصنیفی کاموں میں منہمک رہے۔عرصہ دراز سے آپ لاہور کی تاریخی جامع مسجد چینیاں والی میں خطیب ہیں۔اور اس وقت آپ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ڈپٹی سیکرٹری کے منصب پر بھی اپنی جماعتی ذمہ داریاں اور خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔رانا محمد شفیق خاں پسروری تحریر و نگارش کا بڑا عمدہ اور نفیس ذوق رکھتے ہیں۔زمانہ طالب علمی سے ہی ان کی قلمی نگارشات مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہونا شروع ہو گئی تھیں اور یہ سلسلہ اب تک باقاعدگی سے برابر جاری ہے۔روزنامہ پاکستان لاہور میں ان کے علمی' ادبی اور سیاسی کالم اہتمام سے اشاعت پذیر ہوئے ہیں جو قارئین دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی رانا

صاحب نے کارہائے نمایا سرانجام دیئے ہیں۔ان کی تصانیف میں' مضامین پسروری' شرعی اذان' انسانیت' حلالہ کی شرعی حیثیت' قربانی کے چار دن' خلاصۃ القرآن' خطبات پسروری 2 جلد' سواد اعظم' بابری مسجد سے رام مندر تک' ہندو کی انتہا پسندی' ٹیسٹ ٹیوب بے بی' نسواں ایکٹ' بھارت اور جنوبی ہندو اور کالمیات پسروری خاص اہمیت کی حامل کتب ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے ان کی ایک معرکہ آراء کتاب لقب اہل حدیث منظر عام پر آئی ہے۔ جو اپنے مشمولات کے اعتبار سے نہایت تحقیقی اور عمدہ کتاب ہے۔اس کتاب میں رانا صاحب نے قدامت مسلک اہل حدیث پر بحث کرتے ہوئے مختلف کتابوں سے حوالہ جات پیش کر کے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ اہل حدیث کوئی مذہبی فرقہ یا مسلک نہیں ہے بلکہ یہ حقیقی اسلام کے پیرو ہیں جو آغاز سے چلے آرہے ہیں۔ رانا صاحب نے اپنے موقف کی تائید میں منہاج السنہ امام ابن تیمیہؒ کے حوالے سے لکھا ہے کہ۔۔۔اہل حدیث کی خصوصیات یہ ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی کے سب سے زیادہ متلاشی رہتے ہیں اور آپ کے فرامین کی اتباع ان کے نزدیک انتہائی مرغوب ہے اور جو چیز اس کے خلاف ہو' اس سے دور بھاگتے ہیں۔

امام ابن تیمیہؒ اپنی اس کتاب میں دوسری جگہ اہل حدیث اور اہل سنت کو ایک ہی قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "اہل حدیث اور اہل سنت کا خاصہ یہ ہے کہ وہ اصول وفروع میں قرآن مجید اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مرکز اتباع ٹھہراتے ہیں اور ان امور کی پیروی کرتے ہیں' جن پر صحابہ کرام عامل تھے"۔

امام صاحب کے ان الفاظ سے یہ بات نکھر کر سامنے آتی ہے کہ اہل حدیث کوئی نیا مذہب نہیں ہے بلکہ ائمہ اربعہ سے پہلے کا مذہب ہے اور صحابہ کرام اس کے مطابق عمل کرتے تھے اور درحقیقت یہی لوگ اہل سنت ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وارشادات کو مدار عمل ٹھہراتے ہیں۔قرآن وسنت پر عمل پیرا ہونے والے گروہ باوفا کے افراد کو اصحاب الحدیث' اہل سنت' سلفی' اثری اور محمدی بھی کہا اور پکارا جاتا ہے۔ اہل حدیث کی مروجہ اصطلاح کا اطلاق ان لوگوں پر ہوتا ہے جو اسلامی شریعت کا بنیادی سرچشمہ' قرآن مجید اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث وسنت کو قرار دیتے ہیں اور اس سلسلے میں کسی خاص امام کی تقلید نہیں کرتے۔

رانا صاحب نے لقب اہل حدیث میں اغیار کے اعتراضات اور لفظ "اہل حدیث" پر بے جا تنقید کا

جواب بھی دیا ہے۔ یہ کتاب لقب اہل حدیث کو جاننے کیلئے ایک آئینہ ہے کہ اس میں جھانک کر حقیقت کا ادراک کیا جاسکتا ہے۔ ہمارے بعض دوست جو خود کو اہل حدیث کہلانے میں باک محسوس کرتے ہیں انہیں اس کتاب کے مطالعے سے اپنی اصلاح کرنا چاہئے۔ بلاشبہ ہمارے ممدوح محترم رانا شفیق صاحب نے یہ کتاب لکھ کر ان لوگوں کو ایک دعوت فکر دی ہے۔ مسلک اہل حدیث سے اپنی شیفتگی کا اظہار کرتے ہوئے رانا صاحب اپنی اسی کتاب کے عرض احوال واقعی میں لکھتے ہیں...... زیر نظر کتاب میں ہم نے ''لقب اہل حدیث'' کے تقریباً تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور سعی کی ہے کہ اس عظیم لقب کے حوالے سے پیدا کردہ شکوک و شبہات اور بے جا اعتراضات کا شافی جواب درج کر دیا جائے۔ اصلاً ''لقب اہل حدیث'' پر ایک مضمون ہم نے 1980ء میں لکھا تھا جبکہ مدرسہ کی ابتدائی منازل میں تھے۔ مضمون اولاً صحیفہ اہل حدیث کراچی میں قسط وار شائع ہوا اور پھر ہفت روزہ اہل حدیث میں بھی انہی ایام میں شائع ہوا۔ ''لقب اہل حدیث'' سے محبت' عقیدت اور اس کی اہمیت کا احساس ہمارے لئے ''موروثی'' ہے' ہمارے والد گرامی قدر مناظر اسلام مولانا محمد رفیق خاں پسروری رحمتہ اللہ علیہ ''اہل حدیث'' لقب سے حد درجہ محبت کرتے تھے۔ ان کی تمام بنائی مساجد کا نام' مسجد اہل حدیث ہی ہوتا تھا۔ پسرور شہر کی جس مسجد میں وہ وفات تک خطیب رہے اس کے سامنے چوک کا نام' چوک اہل حدیث'' جو مکان بنائے ان کے بالترتیب نام' مقام اہل حدیث' اہل حدیث منزل' آشیانہ اہل حدیث' کاشانہ اہل حدیث' مکتبہ کا نام'' مکتبہ اہل حدیث'' اور گلی کا نام'' گلی مکتبہ اہل حدیث'' رکھا۔ فرمایا کرتے تھے'' یہ نام ولقب فخر و شرف والا ہے۔' اس کو شرما کر یا ڈر کر نہ لیا کرو' بلکہ اگر کوئی آسمان جتنا بڑا کر کے بھی لکھ سکتا ہے تو ضرور لکھے''

یہ انہی کا ودیعت کردہ جذبہ ہے کہ ہم اس عظیم لقب کے حوالے سے ''اپنائیت'' کا اظہار کر کے ایجنسیوں کے مقاصد پورے کرنے والوں سے محض اس لئے الجھتے ہیں کہ وہ اہل حدیث کا نام چھپاتے اور مٹاتے ہیں...... کبھی وہ وقت تھا کہ اہل حدیث بزرگوں کو سجدہ کی حالت میں مسجدوں سے اٹھا کر باہر پھینک دیا جاتا تھا' خصوصاً انگریز کے دور میں اہل حدیث کو وہابی کہہ کر مطعون کیا جاتا اور پھانسیوں تک پر چڑھا دیا جاتا تھا۔ اس کٹھن دور میں بھی اہل حدیث بزرگوں نے اس عظیم لقب کی شان کو بڑھایا' اور اب جبکہ آسانیاں

بہت پیدا ہوگئی ہیں اور ہمارے بزرگوں کی قربانیوں سے خود اہل حدیث نام کو ایک عزت مل چکی ہے' ایسے میں بھی اس قابل فخر لقب کو اختیار کرنے سے ہچکچانا' سوائے بزدلی اور غیروں سے مرعوبیت کے اور کچھ بھی نہیں''

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینئر پروفیسر ساجد میر صاحب حفظہ اللہ ''لقب اہل حدیث'' کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ...... اہل حدیث' ایک قابل فخر اور باعث شرف لقب ہے' جو ہر دور میں محدثین عظام اور عاملین قرآن وحدیث کے ہاں مروج ومشتہر رہا ہے۔ مسلک حق اہل حدیث سے وابستگان' ہر حال میں قرآن وحدیث کو دین کا منبع وماخذ جانتے اور مانتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنی زندگی کتاب وسنت کی روشنی سے منور کرتے ہیں ''اہل حدیث'' کے وصفی نام سے منسوب ہونے کا حق رکھتے ہیں۔ ہماری جماعت کے باصلاحیت نوجوان' عزیزم رانا محمد شفیق خاں پسروری' مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ''اہل حدیث'' جیسے لقب اور وصفی نام کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا اور اس کے حوالے سے سامنے آنے والے اعتراضات کا مدلل جواب دیا ہے''

بلاشبہ ''لقب اہل حدیث'' محترم رانا صاحب کی لائق مطالعہ کتاب ہے۔ اس میں انہوں نے جہاں کتب احادیث' تاریخ اور لغت سے حوالے دیئے ہیں وہیں اپنے موقف کی تائید میں احناف کی کتابوں اور رسائل سے بھی حوالہ جات پیش کر کے قارئین اور اہل علم سے داد وتحسین حاصل کی ہے اس سے پہلے اس موضوع پر چھوٹے چھوٹے مضامین تو دیکھنے کو ملے تھے لیکن ''لقب اہل حدیث'' پر مدلل' جامع ضخیم اور مربوط کتاب پہلی بار منظر عام پر لائی گئی ہے۔ کتاب کی کمپوزنگ' کاغذ' طباعت اور جلد بندی معیاری' اور ٹائٹل خوب صورت جاذب نظر ہے پھر اس کتاب پر مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ' محترم پروفیسر ساجد میر صاحب' محترم حافظ عبدالکریم صاحب اور پروفیسر مقبول احمد صاحب کی تقریضات اور تاثرات نے اس کتاب کی اہمیت وافادیت کو چار چاند لگا دیئے ہیں کتاب ملنے کا پتہ ہے۔ مکتبہ اہل حدیث پسرور' دفتر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان 106 راوی روڈ لاہور' مکتبہ ایوبیہ محمدی مسجد پرنس روڈ کراچی

☆..........☆..........☆..........☆

☆..........☆..........☆..........☆